مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2017

اردو (الیکٹیو)

Urdu (Elective)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاح چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کردینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی

تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کرکے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدِ نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات، یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔
یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن / ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔

(16) جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

(17) متبادل جوابات (MCQ) والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف (a)/(b)/(c) لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

Code No. 30

مارکنگ اسکیم

اردو (الیکٹیو)

URDU (Elective)

مقررہ وقت: 3 گھنٹے

کل نمبر: 100

Time Allowed: 3 Hours

M.M. 100

نمبروں کی تقسیم	ممکنہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	سوال نمبر
	درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10 حکومت نے ملک کی چوٹی کے سائنٹسٹوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھا کہ اگر اس ملک کو تباہی سے بچانا ہے تو ملک میں دولت کی بیہودہ تقسیم کو ختم کرنا ہی ہوگا۔ دولت تو کمانے کی چیز ہے جو پڑی مل جائے اور وہ بھی ایک ہی وقت میں سب کو مل جائے اسے خدا کا عذاب کہا جائے گا، دولت نہیں۔ سائنس دانوں نے اس سلسلے میں حکومت کے خیال کی تائید کی تو طے پایا کہ کوئی ایسی دوا ایجاد کی جائے جو لوگوں کی راتوں کی نیند چھین لے۔ بڑی عرق ریزی کے بعد سائنس دانوں نے ایک ایسا انجکشن تیار کیا جس کے لگانے سے آدمی کو مہینوں نیند نہ آئے۔ (i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟ (ii) حکومت نے سائنسٹوں کو جمع کر کے ان کے سامنے کیا مسئلہ رکھا؟ (iii) خدا کا عذاب کسے کہا گیا ہے اور کیوں؟ (iv) سائنسدانوں نے حکومت کی تائید کر کے کیا طے کیا؟	1

(v) عرق ریزی کے بعد سائنسدانوں نے کیا کیا؟

یا

"گاؤں کی چوپال پر پنچایت لگی۔ پنچ اور سرپنچ سب موجود تھے۔ ہوری اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ بیچ میں بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ مارے غم کے مرجھایا ہوا تھا۔ اس کی دونوں بہوئیں دوسری عورتوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔ بجو کا کا انتظار تھا۔ آخر دور سے بجو کا خراماں خراماں آتا ہوا دکھائی دیا۔ سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔ جیسے ہی وہ چوپال میں داخل ہوا سب غیر ارادی طور پر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے سر تعظیماً جھک گئے۔ ہوری یہ تماشا دیکھ کر کانپ اٹھا۔ اسے لگا جیسے بجو کا نے سارے گاؤں کے لوگوں کا ضمیر خرید لیا ہے۔ پنچایت کا انصاف خرید لیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو تیز پانی میں بے بس آدمی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتا ہوا محسوس کرنے لگا۔"

(i) پنچایت کہاں لگی اور اس میں کون کون تھا؟

(ii) ہوری کے ساتھ کون کون تھا؟ اور وہ کیسا لگ رہا تھا؟

(iii) بجو کا چوپال میں داخل ہوا تو کیا ہوا؟

(iv) وہ منظر دیکھ کر ہوری کو کیسا لگا اور اس نے کیا محسوس کیا؟

(v) "خراماں خراماں" کا کیا مطلب ہے؟ اس کو اپنے جملے میں استعمال کیجیے۔

جواب:

(i) یہ اقتباس 'سکون کی نیند' سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف اقبال مجید ہیں۔ 2

(ii) حکومت نے سائنسٹوں کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھا کہ اگر ملک کو تباہی سے بچانا ہے تو ملک میں دولت کی بیہودہ تقسیم کو ختم کرنا ہوگا۔ 2

(iii) خدا کا عذاب دولت کو کہا گیا اور اس لیے کہا ہے کہ دولت کمانے کی چیز ہے جو پڑی مل جائے اور ایک ہی وقت پر سب کو مل جائے تو اسے خدا کا عذاب ہی کہا جائے گا۔ 2

(iv) سائنسدانوں نے حکومت کی تائید کر کے یہ طے کیا کہ کوئی ایسی دوا ایجاد کی جائے جو لوگوں کی راتوں کی نیند چھین لے۔ 2

	(v) سائنسدانوں نے ایک ایسا انجکشن تیار کیا جس کے لگانے سے آدمی کو مہینوں نیند نہ آئے۔	2 کل نمبر= 10
	یا	
	(i) گاؤں کی چوپال پر پنچایت لگی۔ پنچ، سرپنچ، ہوری اور اس کے گھر والے سبھی موجود تھے۔	2
	(ii) ہوری کے ساتھ ان کے پوتے پوتیاں بہوئیں تھیں۔ ہوری بیچ میں کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ غم کی وجہ سے مرجھایا ہوا تھا۔	2
	(iii) بجو کا چوپال میں جیسے ہی داخل ہوا سب غیر ارادی طور پر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے سر تعظیماً جھک گئے۔	2
	(iv) یہ منظر دیکھ کر ہوری کانپ اٹھا۔ اسے ایسا لگا جیسے بجو کا نے سارے گاؤں کے لوگوں کا ضمیر خرید لیا ہے۔ پنچایت کا انصاف خرید لیا ہے وہ اپنے آپ کو ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے تیز پانی میں بے بس آدمی کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہا ہو۔	2
	(v) خراماں خراماں کا مطلب — آہستہ آہستہ مثال:— خراماں خراماں چل رہے ہو	2 کل نمبر= 10
2	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا سو (100) الفاظ میں جواب لکھیے۔ 5 (i) سفر نامہ کسے کہتے ہیں اور ایک اچھے سفر نامے میں کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟ (ii) فسانہ آزاد داستان ہے یا ناول؟ وضاحت کیجیے۔ **جواب:** (i) **سفر نامہ** سفر نامہ ہمارے زمانے کی ایک مقبول صنف ہے۔ ہر سفر ایک تجربہ ہوتا ہے اور اگر کسی شخص میں اس تجربہ کو بیان کرنے کی صلاحیت بھی ہو تو ایک دلچسپ سفر نامہ لکھا جا سکتا ہے۔	2

3 کل نمبر= 5	اردو نثر کی ترقی کے ساتھ ہمارے ادبی سرمائے میں کئی صنفوں کا اضافہ ہوا۔ سفر نامہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ سفر نامے کے مطالعے سے ہمیں اجنبی دیاروں، دور دراز کے ملکوں، تہذیبوں اور جغرافیائی حالات سے آگاہی ملتی ہے۔ بہت سے انوکھے کرداروں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ سفر نامہ دنیا کے مختلف علاقوں سے تعارف کا ذریعہ بنتے ہیں جن سے ہماری عام معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ہم گھر بیٹھے بیٹھے بڑی بڑی مہمیں سر کر لیتے ہیں اور ایسے دیاروں تک جا پہنچتے ہیں جہاں جانا ہمارے لیے آسان نہیں ہوتا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سفر نامہ اچھا سفر نامہ کہلائے گا جو سفر کا بدل بن جائے۔ (ii) **فسانہ آزاد** ''فسانہ آزاد'' میں بہت سے داستانوی اجزا نظر آتے ہیں۔ میاں آزاد ہر فن میں یکتا نظر آتے ہیں اور ایسے ایسے کام کرتے ہیں جو ایک عام انسان نہیں کر سکتا۔ ان خوبیوں کی وجہ سے وہ ناول سے زیادہ داستان کا کردار معلوم ہوتے ہیں۔ یہی حال میاں خوجی کا ہے جو ایک ظریف بھانڈ نظر آتا ہے۔ ان کا یہ انداز فسانہ آزاد کو داستان کے قریب تر لے جاتا ہے۔ لیکن لکھنؤ کی زوال آمادہ تہذیب کی عکاسی اسے ناول بناتی ہے۔ فسانہ آزاد پوری طرح نہ تو داستان ہی ہے نہ پوری طرح ناول بلکہ دونوں کے بیچ کی کڑی ہے۔ اسی لیے کچھ لوگ اسے داستان نما ناول کہتے ہیں۔	
5 کل نمبر= 5	**نوٹ:- یہ سوال طلبا کی ذہنی سطح سے بلند ہے۔ اگر کوئی طالب علم اس کا جواب لکھتا ہے تو اس کی چیکنگ میں ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جائے۔**	
	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 10 (i) افسانہ 'میں، وہ' میں تم نے زندگی کہاں دیکھی ہے بیٹا تم کیا سمجھو گے؟ اس جملے کے ذریعے بوڑھا شخص کیا کہنا چاہتا ہے؟ (ii) غالب کی مکتوب نگاری کی خصوصیات کیا ہیں؟ (iii) بجوکا کسے کہتے ہیں؟ افسانہ نگار نے اس کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟ (iv) اختر الایمان کو اپنے گاؤں رکڑی کی کیا چیزیں پسند تھیں؟	3

جواب:

5	اس جملے کے ذریعے بوڑھا شخص نوجوان سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ابھی تم اس منزل تک نہیں پہنچے ہو اس لیے یہ باتیں تمھاری سمجھ میں نہیں آئیں گی۔	(i)
5	غالبؔ نے لمبے لمبے القاب و آداب کو ترک کر کے نیا انداز تحریر ایجاد کیا۔ انھوں نے مراسلے کو مکالمہ بنایا یعنی بات چیت کے انداز میں خطوط لکھے۔ غالب کے خطوط تاریخی دستاویز ہیں کیوں کہ ان کی اور ان کے زمانے کی تاریخ ان خطوط میں ہیں۔ شوخی و ظرافت غالبؔ کے خطوط کا اہم حصہ ہیں۔ واقعہ نگاری، جذبات نگاری اور منظر نگاری کی کئی مثالیں ان کے خطوط میں ملتی ہیں۔	(ii)
5	بجو کا بانس یا درخت کی شاخوں سے بنا ہوا ایک ڈھانچہ ہوتا ہے جسے ٹوپی، قمیص یا کرتا پہنا کر کھیت میں آدمی کی طرح کھڑا کر دیتے ہیں تا کہ جانور اور پرندے ڈر کر کھیت سے دور رہیں اور فصل کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ افسانہ نگار نے اس کے ذریعہ یہ پیغام دیا ہے کہ محنت کش کسانوں کا کل بھی استعمال ہوتا تھا اور آج بھی ہوتا ہے۔ کسان کو اس کی محنت کا پھل ملنا چاہیے۔ افراد ہوں یا قومیں انھیں اپنی املاک اور پیداوار کی خود ہی حفاظت کرنی چاہیے۔ یہ کام اگر دوسروں سے کروائیں گے تو ایک دن وہ اپنا حق مانگنے کے لیے ضرور کھڑے ہوں گے۔	(iii)
5	اختر الایمان کو اپنے گاؤں رگڑی کی بہت سی چیزیں پسند تھیں جیسے وہاں کے جوہڑ اور جوہڑوں میں کھلتے ہوئے کنول اور نیلوفر۔ بڑے بڑے آموں کے گھنے باغ، کیکر اور کھجور کے پیڑوں میں بیوں کے گھونسلے جن میں وہ بیٹھے جھولتے رہتے اور گیت گاتے رہتے تھے۔ شامائیں تھیں اور لال تھے جو موسم کی تبدیلی کے ساتھ رنگ بدلتے رہتے تھے۔ ان کے علاوہ مینائیں تھیں۔	(iv)
کل نمبر= 10		

	درج ذیل میں سے کسی ایک شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10 (i) اب بھاگتے ہیں سایۂ عشق بتاں سے ہم کچھ دل سے ہیں ڈرے ہوئے کچھ آسماں سے ہم (ii) اول شب وہ بزم کی رونق شمع بھی تھی پروانہ بھی رات کے آخر ہوتے ہوتے ختم تھا یہ افسانہ بھی (iii) زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہوگی شام آئی ہے تو آئے کہ سحر بھی ہوگی (iv) دل کا وہ حال ہوا ہے غم دوراں کے تلے جیسے ایک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے (v) منزل نہ ملی تو قافلوں نے رستے میں جما لیے ہیں ڈیرے (i) شاعر سایہ عشق بتاں سے بھاگنے کی بات کیوں کر رہا ہے؟ (ii) اول شب بزم کی رونق کیسی تھی اور پھر کیا ہوا؟ (iii) سحر بھی ہوگی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ (iv) غم دوراں سے شاعر کے دل کا کیا حال ہو گیا؟ (v) شاعر نے رستوں میں ڈیرے کیوں جما لیے؟ **یا**	4

زندگی سے ڈرتے ہو؟

زندگی تو تم بھی ہو، زندگی تو ہم بھی ہیں

آدمی سے ڈرتے ہو؟

آدمی تو تم بھی ہو آدمی تو ہم بھی ہیں!

آدمی زباں بھی ہے آدمی بیاں بھی ہے

اس سے تم نہیں ڈرتے!

حرف اور معنی کے رشتہ ہائے آہن سے آدمی ہے وابستہ

آدمی کے دامن سے زندگی ہے وابستہ

اس سے تم نہیں ڈرتے!

ان کہی سے ڈرتے ہو!

جو ابھی نہیں آئی، اس گھڑی سے ڈرتے ہو

اس گھڑی کی آمد کی آگہی سے ڈرتے ہو!

(i) یہ اشعار کس نظم کے ہیں اور اس کے شاعر کا نام کیا ہے؟

(ii) "آدمی تو تم بھی ہو، آدمی تو ہم بھی ہیں" کا کیا مطلب ہے؟

(iii) آدمی کس چیز سے وابستہ ہے؟

(iv) آدمی کے دامن سے کیا وابستہ ہے؟

(v) آدمی کس کس چیز سے ڈرتا ہے؟

	جواب:	
	(i) شاعر عشق میں اتنے دھوکے کھا چکا ہے کہ اب وہ عشق بتاں کے سایے سے بھی دور بھاگنے کی بات کر رہا ہے	2
	(ii) اول شب بزم کی رونق شمع اور پروانہ سے تھی لیکن جیسے ہی رات کا آخری حصہ ہوا شمع اور پروانہ کا افسانہ بھی ختم ہو گیا۔	2
	(iii) سحر بھی ہو گی، سے شاعر کی مراد زندگی کی خوشی ہے۔	2
	(iv) غم دوراں سے شاعر کا دل چکنا چور ہو چکا ہے۔ اس کی حالت بالکل اس لاش کی طرح ہو گئی ہے جسے بھاری بھاری پتھروں یا چٹانوں کے نیچے دبا دیا جاتا ہے۔	2
	(v) منزل نہیں ملی اس لیے شاعر نے راستے میں ڈیرے جما لیے۔	2
		کل نمبر= 10
	یا	
	(i) یہ اشعار نظم ”زندگی سے ڈرتے ہو“ سے لیے گئے ہیں اور اس کے شاعر کا نام ن۔م۔راشد ہے۔	2
	(ii) آدمی تو تم بھی ہو، آدمی تو ہم بھی ہیں، کا مطلب ہے کہ تم میں بھی زندگی ہے اور مجھ میں بھی زندگی ہے۔ پھر یہ خوف اور یہ ڈر اور ہراس کیسا ہے۔	2
	(iii) حرف اور معنی کے رشتہ ہائے آہن سے آدمی وابستہ ہے۔	2
	(iv) آدمی کے دامن سے زندگی وابستہ ہے۔ یعنی انسان ہی کائنات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔	2
	(v) آدمی ان کہی سے ڈرتا ہے۔ آنے والی اس گھڑی سے ڈرتا ہے جو ابھی نہیں آئی۔	2
		کل نمبر= 10
5	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا سو(100) الفاظ میں جواب لکھیے۔ 5 (i) نظم ”یادنگر“ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔ (ii) ن۔م۔راشد کی نظم نگاری پر نوٹ لکھیے۔	

5 5 کل نمبر = 5	**جواب:** **(i) یادنگر کا خلاصہ** ہمارے ملک میں آئے دن فسادات ہوتے رہتے ہیں اور ان فسادات کی وجہ سے بہت سی تلخ یادیں ہمارے ذہنوں میں پیوست ہیں۔ شفیق فاطمہ شعریٰ نے انھیں یادوں کو یادنگر میں پیش کیا ہے۔ اس میں وہ بھولی بسری یادیں ہیں جو وطن سے دور ہونے پر انھیں بہت زیادہ ستا رہی ہیں۔ فسادات کی وجہ وہ وطن سے دور ایک کیمپ میں زندگی گزار رہی ہیں۔ اس نظم میں انھوں نے وطن کی مٹی، کھیت، کھلتے زرد پھول، کنویں، ندیاں، مارکاٹ، چیخ و پکار اور فسادات کی ہولناکی کو اس نظم میں بڑے موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ **(ii) ن۔م۔راشد کی نظم نگاری** ن۔م۔راشدؔ کی نظم اردو شاعری میں ایک نئے طرز احساس اور اظہار کی ترجمان ہے۔ ان کی شاعری کا سب سے بڑا امتیاز ان کی دانشورانہ حیثیت ہے۔ اقبالؔ کے بعد اپنی شاعری کے وسیلے سے راشدؔ نے مشرقی فکر اور دانشورانہ روایت کو ایک نئی جہت دی ہے۔ ''ماورا'' کی اشاعت کے دور میں راشدؔ کی نظموں کو مبہم اور لایعنی بھی کہا گیا لیکن جیسے جیسے شاعری کا مذاق بدلتا گیا ان کے شعری محاسن اور ادبی خدمات کا اعتراف بھی عام ہوتا گیا۔ راشدؔ کا شمار آج نظم کے اہم ترین شعرا میں ہوتا ہے۔	
	10 درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ (i) ''ملک بے سحر و شام'' میں شاعر کو اپنی گذشتہ شامیں کیوں یاد آرہی ہیں؟ (ii) نظم ''وقت کا ترانہ'' میں سردار جعفری نے کیا کہا ہے؟ (iii) آرزو لکھنوی کی غزل کے امتیازات کیا ہیں؟ (iv) مطلع اور مقطع میں کیا فرق ہے اور خود کلامی سے کیا مراد ہے؟	6

	جواب:	
	(i) ماضی میں شاعر شام کے وقت جھیل کے کنارے بیٹھ کر اس کے ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ اس میں اپنے پاؤں ڈال کر لہریں پیدا کرتا تھا۔ سورج غروب ہونے تک فطرت کے حسن میں گم رہتا تھا مگر اب مصروفیت کے باعث شاعر یہ سب نہیں کر پاتا۔ اس لیے وہ اپنی گزشتہ شامیں یاد کرتا ہے۔	5
	(ii) نظم ''وقت کا ترانہ'' میں سردار جعفری نے سامراجیت/شہنشاہیت کے ظلم و ستم کے خلاف نفرت، غم و غصہ، اس کے خلاف بغاوت اور انقلاب کی بات کہی ہے۔ یہ نظم اشتراکی نظریہ کی ترجمانی کرتی ہے۔ ایک طرف حاکموں کا ظلم و ستم ہے تو دوسری طرف عوامی جد و جہد ہے جو آزادی حاصل کر کے رہتی ہے۔	5
	(iii) آرزو لکھنوی کا شمار ان باکمال شاعروں میں ہوتا ہے جنھوں نے لکھنوی غزل کے رنگ کو نکھارا، اسے ایک نئی اور سادہ زبان دی۔ انھوں نے خالص اردو کی اصطلاح نکالی جس میں سنسکرت، عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ نہ ہوں اور ایسی ہی شاعری بھی کی۔	5
	(iv) غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ مقطع غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص بھی استعمال کرتا ہے۔	3
	خود کلامی کا مطلب ہے اپنے آپ سے باتیں کرنا۔ کبھی کبھی شاعر کلام میں خود سے باتیں کرتا ہے۔ اسے خود کلامی کہتے ہیں۔	2 کل نمبر = 10
7	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100) الفاظ میں لکھیے۔ 4	
	(i) ناول ''بیوہ'' کے اہم کردار کون کون سے ہیں؟ ان کی عکاسی میں پریم چند کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔	

(ii)	نرمل ورما نے سیر وسیاحت کے دوران مسافر کی جن کیفیات کا ذکر کیا ہے انھیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔	
	جواب:	
(i)	ناول "بیوہ" کے اہم کردار—امرت رائے، دان ناتھ، پریما، پورنا، لالہ بدری پرشاد، کملا پرشاد، دیوکی اور سمترا ہیں۔	2
	پریم چند نے سب کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ امرت رائے ایک وکیل ہونے کے ساتھ ایک ایمان دار، دھن کے پکے اور اصول پرست انسان ہیں۔ دان ناتھ ایک پروفیسر ایماندار اور سہل پسند ہیں۔ پورنا وفاپرست ہندوستانی عورت ہے۔ پتی کو پرمیشور سمجھتی ہے۔ پریما پڑھی لکھی اصول کی قدر کرنے والی روشن خیال لڑکی ہے۔ سمترا سخی فیاض ہے۔ کملا پرشاد لالچی اور پیسے پر جان دینے والا شخص ہے۔ پریم چند نے جس فنکاری سے اپنے کرداروں کی تخلیق کی اس کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ کافی حد تک کرداروں کی عکاسی میں کامیاب رہے۔	2 **کل نمبر = 4**
(ii)	نرمل ورما نے مسافر کی خصوصیت بتائی ہے کہ مسافر ہر جگہ پسندیدہ گوشے ڈھونڈ لیتا ہے۔ ٹرام سے گزرتے وقت اس کے دل میں ہلکی سی ہچک ابھر آئی ہے وہ چاہتا ہے کہ یہیں اتر جاؤں۔ ندی کو دیکھ کر اس کے دل میں اس کی آواز کے ساتھ ہمیشہ ایک آواز پیدا ہوئی۔ کسی دن وہاں جاؤں گا جب بوڑھا شکاری واپس جانے لگتا ہے تو مسافر کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس پر منحصر ہو گیا تھا اور اس کے جانے کے بعد وہ اسے کھودے گا۔ وہ جب کھڑکی پر کھڑے لوگوں کو دیکھتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے جیسے اس نے یہاں آکر غلطی کی ہے۔ اسے بھی ان کی طرح پل کے پار سیدھے چلے جانا چاہیے تھا۔ ایک نگاہ ہوتی ہے سیدھی مستقل اور مستحکم، اس میں ہم بندھ جاتے ہیں اور ریلی طرح کھنچے جاتے ہیں۔	4 **کل نمبر = 4**

8	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 6 (i) ڈرامے کی تعریف کیجیے اور اس کے اجزائے ترکیبی لکھیے۔ (ii) افسانے کا عنوان جنم دن کیوں رکھا گیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔ (iii) چڑویاکوف کو صاحب اخلاق انسان کیوں کہا گیا ہے؟ (iv) مصنف کو سائیکل دیکھ کر کیا خیال آیا؟ **جواب:** (i) کسی قصے یا واقعہ کو اداکاروں کے ذریعے ناظرین کے سامنے عملاً پیش کرنا ڈرامہ کہلاتا ہے۔ ناول یا افسانے کی طرح یہ لکھنے یا پڑھنے کی ہی چیز نہیں بلکہ اس میں پیش کرنے کا طریقہ اہم ہے۔ یہ اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ **اجزائے ترکیبی:** **پلاٹ:**- اس میں ایک قصہ یا واقعہ ہوتا ہے۔ اس کی تراش خراش کے بعد جو چیز نکھر کر آتی ہے اسے ہی پلاٹ کہتے ہیں۔ اسی پلاٹ پر پورے ڈرامے کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ پلاٹ چست، مختصر، موثر ہونا چاہیے۔ **کردار:**- قصہ یا واقعہ کرداروں کی مدد سے آگے بڑھتا ہے جو کردار تخلیق کیے جائیں وہ زندگی سے قریب اور ان کا انداز فطری ہونا چاہیے۔ **مکالمہ:**- کرداروں کی بات چیت کے ذریعے کہانی آگے بڑھتی ہے۔ اسی بات چیت کو مکالمہ کہتے ہیں۔ مکالمے کردار کی مناسبت سے ہوں۔ مختصر اور موثر اور کہانی کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوں۔	3

	مرکزی خیال:۔ کسی نہ کسی مرکزی خیال کو ذہن میں رہ کر ڈرامہ نگار ڈرامہ تخلیق کرتا ہے۔ اس کو ہم ڈرامہ نگار کا نظریۂ حیات بھی کہہ سکتے ہیں۔ مرکزی خیال کو موثر انداز میں پیش کرنے سے ہی ڈرامہ کامیاب ہوتا ہے۔ **طریقۂ پیشکش:**۔ طریقہ پیشکش بہت اہم چیز ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اچھا ہدایت کار ڈرامے کو اعلا پایہ کا ڈرامہ بنا دیتا ہے اور ایک ناقص ہدایت کار بہترین ڈرامے کی مٹی پلید کر سکتا ہے۔ **نوٹ:۔ اگر طالب علم صرف اجزائے ترکیبی کا نام لکھ دے تو بھی پورے نمبر دیے جائیں۔**	
3	(ii) افسانے کا عنوان ''جنم دن'' اس لیے رکھا گیا کہ اس میں ایک مفلس انسان کے جنم دن کا ذکر کیا ہے اس دن اس کا پورا دن کس طرح گزرا۔ اس نے عہد کیا تھا کہ اس دن وہ کوئی غلط کام نہیں کرے گا۔ مگر بھوک سے مجبور ہو کر اسے کھانا چرا کر کھانا پڑا۔ ایک جنم دن کی اس موثر روداد کے لیے جنم دن سے اچھا اور کوئی عنوان نہیں تھا اس لیے اس افسانے کا عنوان 'جنم دن' رکھا گیا۔	
3	(iii) چیرویاکوف کو ایک صاحب اخلاق انسان اس لیے کہا گیا ہے کہ دفعتاً چھینک آنے پر وہ اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھتا ہے کہ میری چھینک کسی کے لیے خلل انداز تو نہیں ہوئی۔	
3 کل نمبر = 6	(iv) بائیسکل کو دیکھ کر مصنف کو یہ خیال آیا کہ ہے تو یہ سائیکل ہی لیکن اس کی مجمل ہیئت سے صاف ظاہر تھا کہ ہل، رہٹ، چرخہ اور اسی طرح کی جدید ایجادات سے پہلے کی بنی ہوئی ہے۔	
	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔ 20 (i) اردو زبان کے آغاز و ارتقا پر ایک مضمون لکھیے۔	9

	(ii) فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کی وضاحت کیجیے۔ (iii) دبستان دہلی کے ممتاز شاعر میر تقی میر کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیے۔ (iv) سر سید تحریک کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟ تفصیل سے لکھیے۔ **جواب:** (i) **اردو زبان کا آغاز و ارتقا** a) اردو زبان کی ابتدا اور مختلف نظریات b) اردو زبان پر مختلف زبانوں کا اثر (فارسی برج بھاشا، عربی، ہندی، پنجابی، سنسکرت وغیرہ) c) اردو زبان کی مقبولیت d) اردو کے مشہور شاعر اور ادیبوں کے نام اور ان کی ادبی خدمات e) اختتام	10
	(ii) **فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات** a) فورٹ ولیم کالج کا قیام b) فورٹ ولیم کالج کے مقاصد c) فورٹ ولیم کالج کے اہم مصنفین اور ان کی ادبی خدمات d) فورٹ ولیم کالج کی اہم کتابوں کے نام e) فورٹ ولیم کالج میں ترجمہ کی گئی کتابوں کی زبان f) اختتام	10

	(iii) دبستان دہلی کے ممتاز شاعر میر تقی میر کے بارے میں تفصیلی نوٹ	
	a) دبستان دہلی کا قیام	
	b) دبستان دہلی کے مشہور شعرا کے نام	
	c) دبستان دہلی کے شعرا کی زبان (شاعری کی خصوصیات)	
10	d) میر تقی میر کی شاعری کی خصوصیات	
	e) دبستان دہلی میں میر تقی میر کا مقام	
	f) اختتام	
	(iv) سرسید تحریک کے اغراض و مقاصد	
	a) سرسید تحریک کی ابتدا	
10	b) سرسید تحریک کے مقاصد	
	c) اردو ادب اور شاعری پر سرسید تحریک کا اثر	
	d) سرسید تحریک کے اہم مصنفین اور شاعروں کے نام	
	e) اردو ادب پر سرسید تحریک کے اثرات	
کل نمبر= 20	f) اختتام	
	15 درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے جواب لکھیے۔	10
	(i) انشائیہ کسے کہتے ہیں؟ اردو میں اس کے آغاز و ارتقا پر نوٹ لکھیے۔	
	(ii) ناول نگاری کی تعریف کرتے ہوئے منشی پریم چند کی ناول نگاری پر تبصرہ کیجیے۔	
	(iii) رومانوی تحریک کے زیر اثر مہدی افادی کے بارے میں لکھیے۔	

	(iv) خود نوشت سوانح نگار کی حیثیت سے اخترالایمان کی خود نوشت سوانح نگاری پر تبصرہ کیجیے۔ **جواب:** (i) **انشائیہ** انشائیہ ایک ایسی صنف ہے جس میں انشائیہ نگار زیادہ سے زیادہ آزادی اور بے تکلفی کے ساتھ لفظوں سے کھیلتا ہے۔ لفظ انشا اردو میں کئی طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ انشائیہ بھی اسی لفظ سے بنا ہے۔ ابتدا میں مضمون نگاری اور انشائیہ نگاری میں زیادہ فرق نہیں تھا مگر رفتہ رفتہ ان میں فرق پیدا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ انشائیہ ایک علاحدہ صنف قرار پائی۔ انشائیہ میں سنجیدہ اور غیر سنجیدہ موضوعات سے متعلق خیال کے تمام مرحلے خوش طبعی کے ساتھ طے کیے جاتے ہیں۔ یہ بات میں بات پیدا کرنے کا فن ہے۔ انشائیہ نگار مفہوم سے خالی گفتگو میں بھی معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اختصار اس کی پہچان ہے۔ خیال آفرینی اس کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ اردو میں انشائیہ کی ابتدا سر سید احمد خاں کے رسالہ 'تہذیب الاخلاق' سے ہوئی ہے۔ مولوی نذیر احمد اور ذکاء اللہ کے بعد اودھ پنچ اور مخزن نے اسے فروغ دیا۔ (ii) ناول نگاری کا اطلاق سادہ اور سلیس زبان میں لکھی گئی ایسی طویل اور بھرپور کہانی پر کیا جاسکتا ہے جس میں عام زندگی کے حالات و واقعات مسائل و معاملات کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔ پریم چند کا خاص مقصد اصلاح معاشرہ تھا۔ ان کے تمام ناولوں میں یہ رجحان نمایاں ہے۔ ان کے ناولوں میں ان کے زمانے کی سیاسی کشمکش اور آزادی کی جدوجہد کی داستان بھی ملتی ہے۔ انھوں نے ایک طرف اصلاح سماج کی کوشش کی	5 5

	تو دوسری طرف برطانوی سامراجیت اور اس کے استحصال سے بھی عوام کو آگاہ کیا۔ انھوں نے دیہاتی مسائل کو بھی اپنے ناولوں کا موضوع بنایا۔ پریم چند کے ناولوں میں زبان و بیان رواں اور دلکش ہوتا ہے۔ کردار نگاری اور مکالمہ نگاری سب کچھ سلیقے سے ملتا ہے۔ گودان، چوگان ہستی، گوشہ عافیت، بازارِ حسن ان کے مشہور ناول ہیں۔	
(iii)	سر سید اور حالی کی اصلاحی تحریک کے بعد اردو ادب میں ایک نئے رجحان کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ نثر میں ایک نئے اسلوب کی بنیاد پڑی جسے رومانی اسلوب کا نام دیا گیا۔ اس رومانی اسلوب کو مقبول بنانے میں مہدی افادی کا نام سر فہرست ہے۔ ان کی نثر شگفتہ، رواں اور دلکش ہے۔ مہدی افادی کے مضامین کا مجموعہ ''افادات مہدی'' اور خطوط کا مجموعہ ''صحیفۂ محبت'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ مہدی افادی نے مناظر فطرت کے حسن کے بجائے حسن کو مادی اور خیالی پیکروں میں تلاش کیا ہے۔ انھوں نے جمالیات کے جذبے اور احساس حسن سے پوری طرح لطف اندوزی حاصل کی ہے۔	5
(iv)	اختر الایمان کی خود نوشت ''اس آباد خرابے میں'' ایک اچھی خود نوشت ہے۔ ایک اچھی خود نوشت میں صرف گزری ہوئی باتوں کا بیان نہیں ہوتا بلکہ اس بیان کو حقیقت پر بھی مبنی ہونا چاہیے۔ اختر الایمان نے اپنی خود نوشت 'اس آباد خرابے میں' اپنی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ اپنی خامیوں اور ناکامیوں کو بھی دیانت داری کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اختر الایمان کی نثر بہت سادہ و صاف اور رواں ہے۔ ان کی نثر میں ذرا بھی تصنع اور آرائش نہیں ہے۔	5
		کل نمبر = 15

11	مندرجہ ذیل سوالوں کے دیے گئے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کر کے لکھیے۔ 5 (i) 'امراؤ جان ادا'' کا تعلق کس صنف سے ہے؟ (a) غزل (b) سوانح (c) ناول (ii) انشائیہ ''مچھر'' کا مصنف کون ہے؟ (a) سریندر پرکاش (b) خواجہ حسن نظامی (c) پطرس بخاری (iii) ''غالب جدید شعرا کی ایک مجلس میں'' کا تعلق کس صنف سے ہے؟ (a) سفرنامہ (b) طنز و مزاح (c) شاعری (iv) جس صنف میں کسی کی تعریف بیان کی گئی ہو اسے کیا کہتے ہیں؟ (a) مرثیہ (b) قصیدہ (c) رپورتاژ (v) غزل کے آخری شعر کو کیا کہتے ہیں؟ (a) مقطع (b) بیت الغزل (c) مطلع	

	جواب:	
1	(i) (c) ناول	
1	(ii) (b) خواجہ حسن نظامی	
1	(iii) (b) طنز و مزاح	
1	(iv) (b) قصیدہ	
1 کل نمبر= 5	(v) (a) مقطع	